پانی والی ٹینکی سے چوہے کو زندہ نکال لیا گیا تو پانی کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

زیرزمین پانی کی ٹینکی میں اگر چوہا گر جائے اور اسے زندہ نکال لیا جائے، تو اس پانی سے وضوو غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام طور پر گھروں کی زیرزمین یا اوپر بنی ٹینکی چھوٹی ہی ہوتی ہے یعنی وہ دہ دردہ (یعنی کل پیمائش دوسو پچیس اسکوائر فٹ) سے کم ہی ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے حکم یہ ہے کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق سُور کے علاوہ کوئی اور جانور کنویں وغیرہ سے زندہ نکل آیا جبکہ اس کے جسم پر نجاست کا لگنا یقینی طور پر معلوم نہ ہو اور نہ ہی اس کا منہ پانی میں پڑا ہو تو اس کا پانی پاک رہے گا۔ ہاں! اگر اُس جانور کا منہ پانی میں پڑجائے تو اب جو حکم اس کے جھوٹے اور لعاب کا ہے وہی حکم اُس پانی کا ہوگا۔ جہاں تک چوہے کا معاملہ ہے تو چوہے کا جھوٹا شرعاً مکروہ ہوتا ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں حکمِ شرع یہ ہے کہ اس چوہے پر اگر کوئی نجاست لگی ہونا معلوم نہیں، تو ٹینکی کا پانی پاک ہے، اُس پانی سے اگر کسی نے کپڑے دھوئے تو وہ کپڑے ناپاک نہیں کہلائیں گے، یونہی کسی نے وضو کیا تو اس کا وضو بھی ہوجائے گا۔ البتہ! اس میں اس کا تھوک بھی شامل ہوگیا ہوگا اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس پانی کو فرش وغیرہ دھونے جیسے دیگر کاموں میں استعمال کرلیا جائے، اچھے پانی کے ہوتے ہوئے اس پانی کو وضو یا غسل کے کام نہ لایا جائے، ہاں! اس کے علاوہ اچھا پانی نہ ہو تو پھر اس سے وضوو غسل کرنے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

چنانچہ محیط برہانی میں ہے ”إذا وقع في البئر فأرة۔۔۔ وأخرجت منها حية لا ينجس الماء۔۔۔ سؤر هذه الحيوانات مكروه“ ترجمہ: جب کنویں میں چوہا گر گیا اور زندہ نکال لیا گیا، تو پانی نجس نہیں ہوگا۔ (المحیط البرھانی، جلد1، صفحہ 101، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”(والثاني ما يستحب فيه نزح الماء) إذا وقع في البئر فأرة يستحب نزح عشرين دلوا وفي السنور والدجاجة المخلاة نزح أربعين؛ لأن سؤر هذه الحيوانات مكروه والغالب أن الماء يصيب فم الواقع

حتی لو تیقنا أن الماء لم یصب فم هذه الحیوانات لا ینزح شيء من الماء" ترجمہ: دوسری قسم وہ ہے جس میں پانی نکالنا مستحب ہے۔ جب کنویں میں چوہا گر جائے تو بیس ڈول نکالنا مستحب ہے اور بلی و آزاد پھرنے والی مرغی کے گرنے کی صورت میں چالیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ کیوں کہ ان جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے اور اکثر پانی ان کے منہ کو پہنچ جاتا ہے، اور اگر یقین ہو جائے کہ پانی ان جانوروں کے منہ کو نہیں پہنچا تو پانی نہیں نکالا جائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 21، دار الفکر، بیروت)

ایک اور مقام پر ہے "الماء المکروہ إذا توضأ به مع وجود الماء المطلق کان مکروھا وعند عدمه لا یکون مکروھا" ترجمہ: مطلق پانی کے ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو کیا تو یہ مکروہ ہے اور اچھا پانی نہ ہونے کی صورت میں کیا تو مکروہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 24، دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے "گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔۔۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں، تو کوئی حرج نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 343، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قانونِ شریعت میں ہے "کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جوٹھا پاک ہے (جیسے بکری وغیرہ) یا جوٹھا مکروہ ہے (جیسے مرغی چوہا وغیرہ) اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔" (قانونِ شریعت، صفحہ 97، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4097

تاریخ اجراء: 10 صفر المظفر 1447ھ/05 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net